© rasailojaraid.com

كلمة المدير

او۔ آئی۔ سی۔ کو فعال بنانے کی ضرورت!

ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ڈیڑھ ارب کے قریب ہے جو کہ اٹھاون اسلامی ممالک کے علاوہ مختلف غیر اسلامی ملکوں میں قیام پذیر ہیں۔ مسلمان اپنے مذہبی، فکری، ثقافتی، معاشرتی طرز زندگی کا جداگانہ نظام رکھتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اگرچہ بعض ممالک میں اسلامی تہذیب وثقافت اور روایات پر عمل درآمد مشکل ہے اس کے باوجود مسلمان ان ممالک کے قوانین کا دلی احترام کرتے ہیں اور ایک پرامن شہریوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔

اسی طرح اسلامی ممالک کے مسلمانوں کے بھی بے شمار مسائل ہیں جہاں آج وہ آزادی وخودمختاری کی جنگ لڑ رہے ہیں وہاں انہیں اقتصادی، تجارتی، معاشرتی، خاندانی، تعلیمی، عدالتی، جمہوری، مذہبی رواداری جیسے بڑے مسائل کا بھی سامنا ہے۔

دنیائے اسلام کے مسائل کے حل کیلئے اگرچہ اسلامی سربراہی کانفرنس (او۔آئی۔سی) کا پلیٹ فارم موجود ہے جہاں تمام ممالک متحد ہو کر اپنے مسائل کو حل کرنے کیلئے مشترکہ جدوجہد کر سکتے ہیں اور امت مسلمہ کی بہتری اور فلاح و بہبود کیلئے لائحہ عمل مرتب کر سکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے مسلمان سربراہان اس پلیٹ فارم کی قوت کا اندازہ نہیں رکھتے۔ اسلامی دنیا کو درپیش بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے باہمی اکوت و بھائی چارے کو فروغ دینے اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ مشترکہ کوششیں کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

خاص کر ان حالات میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یکطرفہ طور پر ایسا زہریلا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ انہیں دہشت گرد اور شرپسند قرار دیا جارہا ہے اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ مسلمان دنیا کے امن کو تباہ وبرباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں شخصی آزادی کو سلب کر رہے ہیں اور اپنی پسند کو زبردستی دوسروں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں اور اس کی آڑ میں بے گناہ مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جارہا ہے انہیں طرح طرح کی اذیتیں دی جارہی ہیں بلاجواز گرفتار کر کے ذہنی کرب میں مبتلا کی جاتا ہے۔ ان حالات میں اسلامی سربراہی کانفرنس کی ضرورت و اہمیت اور بڑھ جاتی ہے او وقت کا تقاضات ہے کہ اس پلیٹ فارم کو فعال اور مضبوط کیا جائے اور اس کی قوت کو مجتمع کیا جائے اور تمام اسلامی ممالک کے مسائل کے حل کیلئے مشترکہ جدوجہد کی جائے۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کا دندان شکن جواب دیا جائے اور مسلم ممالک کی حریت اور آزادی کو درپیش چیلنج کا مل کر مقابلہ کیا جائے کسی کو اسلامی ممالک کے خلاف جارحیت کرنے اور اس کی آزادی اور خودمختاری کو سلب کرنے کا اختیار نہ دیا جائے۔ مسلمانوں کے مال وجان عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے مضبوط موقف اختیار کیا جائے۔ مسلمانوں کے قیمتی اثاثوں قدرتی وسائل، تیل، گیس، کوئلہ اور دیگر معدنیات ہر کسی کو قبضہ کرنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے ان کی حفاظت کیلئے مشترکہ فورس بنائی جائے۔

آج پہلے کی نسبت باہمی یگانگت اتحاد اور اعتماد کی فضا کو بحال کرنے کی زیادہ ضرورت ہے مغربی یلغار کو روکنے کیلئے (او۔آئی۔سی) کو متحرک کرنے اور اس کی قوت کو بروئے کار لانے کی بھی ضرورت ہے۔

اس ضمن میں سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی حالیہ تجویز نہایت برمحل اور قابل التفات ہے جس میں انہوں نے او۔آئی۔سی کے موجودہ چیرمین اور وزیراعظم ملائیشیا عبداللہ بداوی سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسلامی سربراہی کانفرنس فوراً طلب کریں انہوں نے کہا کہ وقت آ گیا ہے۔ کہ سربراہی اجلاس میں جراتمندانہ فیصلے کئے جائیں۔ اسلام کے خلاف اٹھنے والے طوفان بدتمیزی کا مقابلہ کرنے اور مسلم ممالک پر بلاجواز فوج کشی کرنے دھمکی دینے اور جارحیت کی روک تھام کیلئے ایک مشترکہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے انہوں نے سربراہی اجلاس کی میزبانی کرنے کی پیش کش بھی کی ہے۔

ہمارے نزدیک سعودی ولی عہد حفظہ اللہ کی یہ تجویز بہت معقول اور صائب ہے لہٰذا بلا تاخیر یہ اجلاس بلایا جائے اور جراتمندانہ فیصلے کئے جائیں تمام اسلامی ممالک مشترکہ دفاعی معاہدہ کریں کسی ایک ملک کے خلاف جارحیت کو تمام ممالک کے خلاف جنگ سمجھا جائے مشترکہ فوج بنائی جائے اور جدید اسلحہ کی تیاری کیلئے تمام ممالک وسائل فراہم کریں۔

اسی طرح اسلامی کانفرنس کے سابقہ فیصلوں پر عمل درآمد کو یقینی بنائے جائے بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی کو مزید متحرک فعال اور مضبوط کیا جائے تمام اسلامی ممالک خبروں کے تبادلے کیلئے اس پر اعتماد کریں اور یہی خبریں نشر کریں۔

اسلامی ممالک اپنے ذرائع ابلاغ کو اسلام کی عظمت حقانیت اور پرامن مقاصد کو اجاگر کرنے کیلئے وقف کریں مغربی واویلے کا موثر اور منہ توڑ جواب دیں۔ اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کے اثرات کو زائل کریں۔

مسلم ممالک ٹیکنالوجی کے باہمی تبادلے اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کے فارمولے پر عمل کریں اور اپنے وسائل بہتر ٹیکنالوجی کے حصول کیلئے صرف کردیں۔ کویت سربراہی اجلاس کی روشنی میں مسلمان انجینئرز سائنس دانوں کو مادی ومعنوی مدد فراہم کی جائے تاکہ وہ نت نئے تجربات سے مسلم دنیا کو فائدہ پہنچا سکیں تحقیقات کے دائرے کو وسیع کریں۔ آج میڈیکل سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں بے پناہ ترقی ہوئی ہے اس میں نمایاں کارکردگی دیکھانے والے ماہرین کا تعلق مسلم دنیا سے ہے لیکن وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہ غیر مسلم ممالک میں مقیم ہیں اگر انہیں وہ وسائل اور ماحول فراہم کردیا جائے تو یہ اسلامی دنیا کے لئے بے پناہ خدمات سرانجام دے سکتے ہیں سربراہی اجلاس میں اس کی نہ صرف توثیق کی جائے بلکہ اسے عملی شکل دینے کیلئے کام کا آغاز کردیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے۔

اسلامی دنیا میں پاکستان واحد ایٹمی قوت ہے اس کے تحفظ کیلئے مشترکہ جدوجہد کی جائے اور ایٹمی قوت کو پرامن مقاصد، صحت، صنعتی ترقی کیلئے بروئے کار لایا جائے اور دیگر ممالک کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اس ضمن میں خلائی مشن کی تکمیل کی جائے۔ تسخیر کرنے اور نت نئے تجربات کرنے کی دوڑ ہے۔ اس میں بھرپور شرکت کی جائے سربراہی اجلاس میں جدید اسلحہ سازی کیلئے مشترکہ جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔ اور جو ممالک یہ کام کررہے ہے ان کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم مسلمان ہیں ان پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے جارہے ہیں دہشت گردی کا الزام لگا کر انہیں نیست ونابود کیا جارہا ہے۔ لہٰذا سربراہی اجلاس میں ان کے تحفظ کیلئے اقدام کئے جائیں۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ ان سب مشترکہ مفادات کے حصول کیلئے اسلامی سربراہی کانفرنس کو مضبوط اور فعال بنایا جائیگا اور جلد از جلد اسکا سربراہی اجلاس طلب کیا جائے گا۔

سکردو بلتستان میں دہشت گردی کے بدترین واقعات

گلگت میں گذشتہ دنوں بعض شرپسندوں نے شیعہ رہنما آغا ضیاء الدین کو قتل کر دیا جس کے نتیجہ میں لوگ مشتعل ہوئے اور انہوں نے سرکاری اور غیر سرکاری املاک کو شدید نقصان پہنچایا۔ بعض دفاتر کو آگ لگائی اور اس میں کام کرنے والے اہلکاروں کو زندہ جلا دیا گیا۔ یہ سلسلہ صرف گلگت تک محدود نہ رہا بلکہ اس کے شعلے دیگر شہروں تک پہنچے اور خصوصاً سکردو میں تو شیعوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت جمعیت اہلحدیث کے مرکز اسلامی اور اہل سنت والجماعت کے مرکز الھدیٰ کو شدید مالی نقصان پہنچایا۔ لوٹ مار اور قرآن وسنت پر مبنی لٹریچر اور کتب کی بے حرمتی کی گئی اور پھر آگ لگا دی گئی۔

سکردو سے جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالواحد نے ٹیلیفون اور فیکس کے ذریعے تمام حالات سے آگاہ کیا ہے اور نقصانات کی تفصیل ارسال کی ہے جسے الگ شائع کیا جارہا ہے۔ یوں تو پاکستان میں مار دھاڑ، گھیراؤ جلاؤ، قتل وغارت کوئی نئی بات نہیں ہے۔ فرقہ واریت کی آڑ میں بعض تخریب کار ایسی کاروائیاں کرتے رہتے ہیں جس کو مذہبی رنگ دیا جاتا ہے اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرنے اور پرامن شہریوں کی املاک کو نقصان پہنچانے کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اب تک ہزاروں لوگ اس کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور کروڑوں کی املاک تباہ کروی گئی ہیں۔ لیکن شمالی علاقہ جات خصوصاً بلتستان اس لعنت سے محفوظ تھا۔ مگر اس بار پاکستان کے بہی خواہوں اور اسلام مخالف قوتوں کی چالیں کامیاب ہوئیں اور ان شرپسندوں نے اس پرامن خطے کو بھی بدامنی کا مرکز بنادیا۔

بلتستان پاکستان کے شمال میں نہایت خوبصورت اور پرفضا مقام ہے۔ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں سیاح اس علاقے کو دیکھنے آتے ہیں یہاں دنیا کی دوسری بلند ترین پہاڑی K-2 واقع ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کا چین کے ساتھ زمینی راستہ بھی بلتستان سے گزرتا ہے اور تجارتی وثقافتی اور دفاعی اعتبار سے یہ علاقے بہت اہمیت کا حامل ہے پاکستان کے مخالف قوتوں کو بھی اس کا بخوبی اندازہ ہے اسی لئے اب انہوں نے اس علاقے کو منتخب کیا ہے۔ اور یہاں کے حالات کو خراب کرنے اور بدامنی پیدا کرنے اور لوگوں میں خوف وہراس پیدا کرنے کیلئے یہ اختیار کیا ہے۔ چونکہ ان علاقوں میں شیعہ برادری زیادہ ہے۔ لہٰذا ان کے راہنما کو قتل کرکے انہیں مشتعل کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں حالات سنگین ہوئے اور چھبیس دن تک کرفیو رہا۔

ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم چند معروضات پیش کرتے ہیں امید ہے کہ حکومت اس کا سختی سے نوٹس لے گی تاکہ آئندہ حالات درست رہیں۔

(۱) حکومت کی کئی خفیہ ایجنسیاں کام کرتی ہیں جن کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ تمام حالات پر نظر رکھیں اور کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو رونما ہونے سے پہلے اس کا سدباب کریں۔ اور حکام بالا کو مطلع کریں تاکہ حالات ٹھیک رہیں۔ اور شرپسندوں کو کاروائی سے پہلے گرفتار کریں خصوصاً ایسے علاقے جہاں غیر ملکی سیاحوں کی آمدورفت زیادہ ہے۔ اور اس کے ذریعے حکومت زرمبادلہ کماتی ہے۔ لیکن ان تمام ایجنسیوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سخت کوتاہی کی ہے اور سب ٹھیک ہے کی رپورٹ سے حکام بالا کو مطمئن کرتے رہے جبکہ حقائق اس سے مختلف ہیں۔

(۲) آغا ضیاء الدین کے قتل کے بعد یہ بات معلوم تھی کہ شیعہ مشتعل ہونگے اور وہ توڑ پھوڑ کریں گے لہٰذا فوری طور پر ایسے اقدامات کئے جانے چاہئیں تھے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعات رونما نہ ہوتے لیکن حکام بالا نے ایسے اقدامات نہ کئے اور تمام حالات کو ان شرپسندوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا جو من مرضی کرتے رہے اور سرکاری املاک کے علاوہ پرامن شہریوں کی املاک کو بھی شدید نقصان پہنچایا۔ اور خاص کر شیعوں نے اہلحدیث اور اہلسنت مسالک سے تعلق رکھنے والوں کی مساجد، تعلیمی اداروں اور ان کی گاڑیوں اور دیگر قیمتی اشیاء کو جلا کر راکھ کر دیا۔ انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت سے ہی شرپسندوں کے حوصلے بلند ہوئے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انتظامیہ نے جان بوجھ کر اپنی آنکھیں بند رکھیں تاکہ شرپسند جی بھر کر خون خرابہ کرلیں۔ اس لئے ایسے تمام اہلکاروں کا سختی سے محاسبہ کرنا چاہئے اور انہیں قرار واقعی سزا دینی چاہیے۔

(۳) اس دہشت گردی کی نذر ہونے والے تمام لوگ پرامن شہری اور محب وطن ہیں جو کسی شکل میں بھی فرقہ واریت یا گروہ بندی کے داعی نہیں ہیں ایسے مخلص لوگوں کی املاک کو نذر آتش کیا جانا حکومت کے لئے بذات خود لمحہ فکریہ ہے یہ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے مال وجان کا تحفظ کرے اب جبکہ ان کی قیمتی املاک کو جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے اور وہ لوگ بے دست وپا ہیں تو حکومت فوری طور پر ان کی دلجوئی کرے۔ اور مالی معاوضہ ادا کرے۔ نقصان کی تلافی کرکے حکومت اپنی ذمہ داری پورے کرے تاکہ لوگوں کا حکومت پر اعتماد بحال ہو اور لوگ بھی اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں۔

(۴) چونکہ یہ مسئلہ نہایت نازک ہے آئندہ اس خطے پر کڑی نظر رکھی جائے اور کسی جگہ ایسا واقعہ رونما نہ ہونے دیا جائے تاکہ آنے والے موسم گرما میں سیاحوں کی آمدورفت میں رکاوٹ نہ ہو۔

(۵) جمعیت اہلحدیث بلتستان کے زیر اہتمام کام کرنے والے تمام ادارے لوگوں کی فلاح وبہبود اور تعلیم کے فروغ کیلئے وقف ہیں ان کا نقصان کسی کا ذاتی نقصان نہیں ہے بلکہ یہ ساری قوم کا نقصان ہے جس میں تعلیمی ادارہ، مرکز اسلامی، ڈسپنسری، بچوں کو لانے لیجانے والی بسیں، ایمبولینس وغیرہ شامل ہے۔ حکومت ان کی خصوصی دلجوئی کرے اور فوراً معاوضہ ادا کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com